وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَآءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحديث)

اشاعۃ التوحید والسنہ اور علمائے دیوبند کے درمیان اختلافی مسائل پر مفاہمت اور اتحاد کے لئے
مولانا قاری چمن محمد حفظہ اور مولانا نثار احمد الحسینی حفظہ کے درمیان گفتگو

مذاکرہ بہودی

کا

خلاصہ

مرتب:

حضرت مولانا مفتی عبد القادر
خطیب اسلامک سنٹر کنتھوریہ برطانیہ

اشاعۃ التوحید والسنۃ اور علماء دیوبند کے درمیان
اختلافی مسائل پر مفاہمت اور اتحاد کے لیے
مولانا قاری چمن محمد صاحب استاذ حدیث
جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

اور

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب حضرو کے درمیان گفتگو

بعنوان

مذاکرہ بہبودی کا خلاصہ

مرتبہ

حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم
خطیب اسلامک سنٹر لنکشائر برطانیہ

ممبر جمعیت علماء برطانیہ، ممبر شریعت کونسل برطانیہ، ممبر مجلس شوری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ
حال: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بہبودی، اٹک پاکستان

تلخیص . . . .

ناشر

جمعیت احناف دیوبند، پاکستان
صدر دفتر: جامعہ مدنیہ، اٹک پاکستان
فون: 0572602484,03215748494

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

مفتی عبدالقادر صاحب

۲۸ ستمبر ۲۰۱۱ء کو بہودی ضلع اٹک میں اشاعت التوحید والسنہ اور عقیدہ حیات النبی ﷺ کے علمبردار مولانا نثار احمد الحسینی کے درمیان ایک ضابطہ اخلاق طے ہوا۔ جسے مفتی عبدالقادر صاحب نے ترتیب دیا۔ اس کی تلخیص یہاں شامل کی جارہی ہے۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد!

مولانا حافظ محمد زاہد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بہودی) کے برادر اصغر مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب مدظلہ خطیب مکی مسجد مہتمم جامعہ حسینیہ ربانیہ رحیم یارخان نے علاقہ چھچھ میں علمائے دیوبند کے درمیان ''عقیدہ حیات النبی ﷺ'' پر تشویش ناک صورت حال کو دیکھتے ہوئے کوشش کی کہ غلط فہمیاں دور ہو کر اتحاد واتفاق سے دینی کام کرنے کی فضا بنائی جائے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اکابر علمائے کرام اور علماء کے نوجوان طبقہ سے بار بار ملاقاتیں کیں اور ضروری امور کے طے کرنے کے لئے مولانا قاری چمن محمد صاحب (اشاعتی) اور مولانا نثار احمد الحسینی صاحب کے باہمی مذاکرہ (گفت وشنید) کا اہتمام کیا۔ چنانچہ مولانا حافظ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ واقع موضع بہودی میں بتاریخ ۲۷ رشوال المکرم ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۸ رستمبر ۲۰۱۱ء بعد از عصر تا رات ساڑھے بارہ بجے یہ مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔

اس مجلس میں مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب (بہودی)، مولانا قاری چمن محمد صاحب (حضرو)، مولانا نثار احمد الحسینی صاحب (حضرو)، مفتی محمد ادریس قاسمی صاحب (بہودی)، احقر عبدالقادر (بہودی)، مفتی عبدالحفیظ صاحب (بہودی) اور ماسٹر محمد شعیب صاحب (بہودی) موجود رہے۔

تفصیلی گفتگو مولانا قاری چمن محمد صاحب اور مولانا نثار احمد الحسینی صاحب کے درمیان ہوئی۔ باقی حضرات بھی حسب ضرورت شریک رہے۔ یہاں اس گفتگو میں سے تکرار کو حذف کرتے ہوئے بنیادی باتوں کو لکھا جاتا ہے، تاکہ خارجی پروپیگنڈہ سے اس مجلس کے مثبت نتائج کو منفی رنگ میں نہ پیش کیا جاسکے اور اگر کہیں بدگمانی کی فضا ہو تو اس کا تدارک ہوسکے۔ الراقم: عبدالقادر عفی اللہ عنہ (بہودی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب نے تمہیداً اتحاد واتفاق کی اہمیت اور اس مجلس کی ضرورت کو بیان کیا، اس کے بعد مولانا قاری چمن محمد صاحب اور مولانا نثار احمد الحسینی صاحب کے درمیان درج ذیل گفتگو ہوئی۔

<u>مولانا قاری چمن محمد صاحب:</u> ہم نے کب اختلاف ڈالا ہے یا کسی فتنہ وفساد میں حصہ لیا ہے، جس سے اتحاد واتفاق کو نقصان پہنچا ہے۔

<u>مولانا نثار احمد الحسینی صاحب:</u> یہ بات ثانوی حیثیت میں ہے کہ کس نے کیا اختلاف کیا ہے، پہلے موجودہ مجلس کا عنوان واضح ہو اس کے بعد اپنے موقع پر اختلاف ڈالنے کی بات بھی ہو جائے گی۔ اس مجلس کا عنوان ''علمائے دیوبند سے منسوب دو گروہوں کا اتحاد'' ہے۔ (عنوان پر سب نے اتفاق کیا)

اب عنوان کی مناسبت سے میرا ایک سوال ہے اس کے واضح جواب کے بغیر بات آگے نہیں چل سکتی۔ سوال یہ ہے کہ آپ ہمیں دیوبندی سمجھتے ہیں یا نہیں؟

<u>مولانا قاری چمن محمد صاحب:</u> ہم نے کب کہا ہے آپ دیوبندی نہیں!

<u>مولانا نثار احمد الحسینی صاحب:</u> سوال یہ نہیں کہ آپ نے کب کہا ہے ہم دیوبندی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ آپ ہمیں دیوبندی سمجھتے ہیں کہ نہیں؟ جب تک آپ اس کی وضاحت نہیں کرتے اتحاد واتفاق کیسے ہوسکتا ہے؟

مولانا قاری چمن محمد صاحب: آپ ہمیں دیوبندی سمجھتے ہیں یا نہیں؟

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: میری طرف سے اس کا جواب آسان اور مختصر ہے، اگر آپ عقیدہ حیات النبی ﷺ پر حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلہ ۱۹۶۲ء پر قائم ہیں تو ہم آپ کو دیوبندی سمجھتے ہیں۔ اب آپ میرے سوال کا جواب دیں کہ آپ ہمیں دیوبندی سمجھتے ہیں یا نہیں؟

مولانا قاری چمن محمد صاحب: آپ بتائیں لوگ آپ کو کیوں بریلوی کہتے ہیں؟

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: آپ ہم سے لوگوں کے جھوٹے الزام کے دلائل کہلواتے ہیں۔ ہمیں بریلوی کہنے کے مدعی آپ ہیں، دلائل ہم دیں؟ آپ اپنے دعویٰ پر خود دلائل پیش کریں۔

(عصر تا مغرب، مغرب سے عشاء اور عشاء کے بعد تک کا وقت اسی میں لگ گیا کہ مولانا قاری چمن محمد صاحب دوسرے فریق کو دیوبندی سمجھتے ہیں یا نہیں)

رات دس بجے کے قریب مولانا قاری چمن محمد صاحب کہا کہ: آپ مروجہ حیلہ اسقاط مروجہ دعاء اجتماعی بعد از جنازہ اور مروجہ دعا اجتماعی بعد از سنن کو بدعت کہتے ہیں تو ہم آپ کو دیوبندی سمجھتے ہیں۔ مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب کے مطالبہ پر دونوں حضرات سے ہر ایک نے دوسرے کے متعلق اپنی رائے لکھ کر دی۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب نے لکھا:

معائدہ ضابطہ اخلاق درمیان مولانا قاری چمن محمد صاحب اور نثار احمد الحسینی

دوسری تفاصیل سے پہلے یہ طے پایا کہ دونوں فریق جب ایک دوسرے کو دیوبندی تسلیم نہیں کرتے کسی اتفاق کا تصور نہیں ہوسکتا۔

احقر نثار احمد الحسینی لکھتا ہے کہ مولانا قاری چمن محمد صاحب اور ان کے رفقائے کار اگر فیصلہ ۱۹۶۲ء راولپنڈی پر قائم ہیں تو دیوبندی ہیں۔ احقر ...... نثار احمد الحسینی

مولانا قاری چمن محمد صاحب نے لکھا: ''آج مورخہ ۲۸ ر ستمبر ۲۰۱۱ء کو ایک مجلس بمقام گاؤں بہودی حجرہ حضرت مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب میں قائم ہوئی ان ہی کی دعوت پر، جس میں محبت و پیار کے طور پر باتیں ہوتی رہیں۔ الحمد للہ! یہ مجلس کا قیام اس لئے ہوا تھا کہ علاقہ چھچھ کی فضا کچھ دنوں سے غلط فہمیوں اور غلط افواہوں کی وجہ سے مکدر ہو چکی تھی تو اس کو کس طرح سدھارا جائے۔ تو میں اس پر سب کے سامنے تحریر کرتا ہوں کہ حضرت مولانا نثار احمد الحسینی صاحب جب اس بات کا برملا اقرار کرتے ہیں کہ مروجہ حیلہ اسقاط اور دعاء بعد از سنن بہیت اجتماعی ایسے یہ عورتوں کا مزارات پر مروجہ انداز میں جانا واجب الترک ہے اور بدعت ہے۔ لہٰذا ہم نے نہ پہلے حافظ نثار احمد الحسینی صاحب کو بریلوی کہا نہ اب کہتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے بریلویت کی علامات سے برأت کی ہے۔ لہٰذا حافظ صاحب اور تمام ان کے رفقاء کار جو ان مسائل میں ان کی طرح کہتے ہیں وہ سب دیوبندی ہیں۔'' چمن محمد عفی عنہ

ان تحریرات کے بعد فریقین نے علاقہ میں دینی کام کے لئے بحث و تمحیص کے بعد ضابطہ اخلاق طے کرنے کی بات کی۔

ضابطہ اخلاق پر عملی نفاذ کے لئے مولانا نثار احمد الحسینی نے تمہیداً کہا:

باہم اتحاد و اتفاق سے دینی کام کی دو صورتیں

باہم مدغم ہو کر یا اپنے اپنے جماعتی عنوان سے ضابطہ اخلاق کی پابندی کرتے ہوئے، پہلی صورت کو آپ سب پسند کرتے ہیں اور بہتر بھی ہے، مگر مشکل ہے۔

مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب: پہلی صورت ہی بہتر ہے مگر اس میں کیا مشکل ہے آپ بتائیں؟

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: ان حضرات کا تعلق ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' سے ہے، اس عنوان کے ہوتے ہوئے کوئی ادغام نہیں ہو سکتا: اس عنوان کے ساتھ ہم کسی طرح بھی نہیں چل سکتے۔

مولانا قاری چمن محمد صاحب: آپ کو اشاعۃ التوحید والسنہ سے کیا اختلاف ہے؟

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: ہم الحمدللہ! دیوبندی ہیں، جب کہ ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کا علمائے دیوبند سے عقیدۃً اور مسلکاً کوئی جوڑ نہیں۔ جو جماعت اکابر دیوبند کی دینی محنت کو یہودیت، عیسائیت اور بت پرستی کہتے ہیں؟

مولانا قاری چمن محمد صاحب: آپ ایک آدمی کی بات کو پوری جماعت پر کیسے لگاتے ہیں؟

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: یہ ایک آدمی کی بات نہیں جماعت کے امیر کی بات ہے۔ اس لئے پوری جماعت اس کی ذمہ دار ہے۔

مولانا قاری چمن محمد صاحب: یہ ملحوظ رکھیں کہ میں پنج پیری نہیں ہوں۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: آپ کی جماعت کا امیر تو پنج پیر میں ہے۔

مولانا قاری چمن محمد صاحب: ہماری اشاعۃ التوحید والسنہ اس سے الگ ہے، آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے فیصلہ ۱۹۶۲ء کے ساتھ کیا لکھا ہے کہ: ''یہی فیصلہ ہماری اشاعۃ التوحید والسنہ کا فیصلہ ہے۔''

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: اگر آپ نے اپنی نئی ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' بنائی ہے تو اس کا مستقل اعلان کریں اور اس کے نظم وضبط (Body) کی وضاحت کریں؟ آپ اپنے ہاں تو علمائے دیوبند کی دینی محنت کو یہودیت، عیسائیت اور بت پرستی کہنے والوں کو قاطع شرک و بدعت کے القابات سے بلاتے ہیں تو اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے؟

مولانا قاری چمن محمد صاحب: ہم نے اپنے مدرسہ میں یا حضرو اپنی کس مسجد میں انہیں بلایا ہو تو بتائیں؟

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: آپ نے ان القابات کے ساتھ مولانا محمد طیب طاہری وغیرہ کو کئی جگہ چھچھ میں بلایا ہے۔ آپ نے سرپرستی اور صدارت کی ہے۔ اکابر علمائے دیوبند کے عقائد کو کفر و شرک کہنے والے عطاء اللہ بندیالوی کو آپ نے اپنے مدرسہ حضرو کے اشتہار میں ''ترجمان علمائے دیوبند'' اور اس کے بعد مرزا اٹک میں ''ترجمان عقائد علمائے دیوبند'' لکھا ہے۔

مولانا قاری چمن محمد صاحب: بندیالوی کو ترجمان عقائد علمائے دیوبند میں نے لکھا ہے۔ مگر ہم نے اس جلسہ میں علمائے دیوبند کی ترجمانی بھی اس سے کروائی ہے۔ مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے اکابر کی اس نے تعریف بیان کی ہے۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: علمائے دیوبند کے عقائد کو کفر و شرک کہنے کے بعد کہیں ان کی تعریف کرنے سے یہ الزامات دور نہیں ہو سکتے۔ اس لئے بہتر ہے کہ دونوں حضرات اپنے اپنے عنوان پر کام کریں اور

ضابطہ اخلاق کی پابندی کریں۔ اس لئے کہ آپ کی جماعت تو فیصلہ ۱۹۶۲ء کو نہیں مانتی جب کہ آپ اس فیصلہ کی اتحاد و اتفاق کے عنوان سے تشہیر کر رہے ہیں۔

مولانا قاری چمن محمد صاحب: ہماری جماعت مانتی ہے، جماعت کے امیر نے ''مسلک الاکابر'' میں حضور ﷺ کے سماع کا اقرار کیا ہے۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: یہ ''مسلک الاکابر'' ہے۔ ص ۲۹ پر عمومی سماع موتی کے انکار کے ساتھ لکھا ہے کہ: ''مقربین اور غیر مقربین کی کوئی تخصیص نہیں۔''

مولانا قاری چمن محمد صاحب: آپ ''مسلک الاکابر'' میں حضور ﷺ کے سماع کا انکار دکھائیں۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: حضور ﷺ گروہ مقربین کے سردار ہیں، جب سارے گروہ کے سماع کا انکار ہے تو اس میں حضور ﷺ بھی شامل ہیں۔ پھر آپ کے فیصلہ میں روح اور بدن کے تعلق کی بات ہے جبکہ آپ کی جماعت اس تعلق کی منکر ہے۔

مولانا قاری چمن محمد صاحب: ''مسلک الاکابر'' میں تعلق ثابت ہے ص ۱۲ پر دیکھیں۔

(''مسلک الاکابر'' ص ۱۲ سے ابن ابی العزا کا حوالہ دکھایا اس میں بدن سے روح کے تعلق کے مختلف مراحل کا تذکرہ ہے جبکہ خود مؤلف ''مسلک الاکابر'' کی طرف سے برزخ میں روح اور بدن کے تعلق کے بیان کردہ احتمال پر تنقید ہے۔ اسی طرح اس احتمال میں عام سماع موتی کے زائر کے سلام کا بھی ذکر ہے، جبکہ اسی ''مسلک الاکابر'' میں اس کی نفی موجود ہے۔ اس لئے یہ ''اشاعت'' کا موقف نہیں ہوسکتا)

مولانا قاری چمن محمد صاحب: ہمارے ادارہ (مدرسہ اشاعت القرآن، حضرو) میں کیا یہ مسئلہ کبھی بیان ہوا ہے؟

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: آپ کے مدرسہ میں یہ مسئلہ بیان ہوا ہے۔ مولانا عبدالخالق صاحب نے دو سال پہلے مدرسہ اشاعت القرآن، حضرو میں سالانہ جلسہ میں بیان کیا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب ''وفات النبی ﷺ'' باندھا ہے۔ ''حیات النبی ﷺ'' کا باب نہیں باندھا۔ اب وفات اور حیات کا تقابل کر کے دنیوی وفات سے برزخی حیات کی تردید مراد لینا مماتیت ہی کی دلیل ہے۔

مولانا قاری چمن محمد صاحب: آپ کو معلوم ہے یہ بات کس پس منظر میں کہی گئی۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: جی ہاں! مولانا عبدالخالق صاحب، احمد سعید ملتانی کے متعلق بیان کر رہے تھے کہ اگرچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ''قرآن مقدس'' کتاب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے دفاع میں لکھی ہے، مگر ہم اس کتاب کو نہیں مانتے۔ مولانا عبدالخالق صاحب، احمد سعید کی دلیل بھی بیان کر رہے ہیں اور تردید بھی کر رہے ہیں۔

مولانا قاری چمن محمد صاحب: یہ پس منظر نہیں، بات اور تھی۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: ہے اس کے علاوہ کیا بات تھی آپ ہی بتادیں غیب تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

مولانا قاری چمن محمد صاحب: مولانا یوسف شاہ صاحب ہارون نے ہمیں بتایا کہ حافظ رفیع صاحب کے مدرسہ میں ختم بخاری پر اسٹیج سیکرٹری نے ہمیں (نیلوی صاحب کے حوالہ سے) منافق کہا ہے اور نیلوی صاحب کی تردید کی ہے۔ مولانا عبدالخالق صاحب نے اس کی تردید میں یہ بات کہی ہے۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: اسٹیج سیکرٹری کی تردید کا باب وفات النبی ﷺ بیان کرنے سے تو کوئی تعلق نہیں، جہاں تک نیلوی صاحب کا معاملہ ہے۔ انہوں نے ۱۹۶۲ء کے فیصلہ کو ماننے والوں کے متعلق لکھا کہ: ان سے رفض کی بو آتی ہے۔ (ماہنامہ گلستان اسلام سرگودھا ج ۲، ش ۱۰، ص ۱۷، ۱۸ بابت ماہ شوال ۱۴۱۷ھ مطابق مارچ ۱۹۹۷ء)

آپ سے ہمارا یہی اختلاف ہے کہ آپ جس عقیدہ کو درست قرار دیتے ہیں۔ اس کو غلط قرار دینے والوں کی جب تردید کی جاتی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ یہ ہماری تردید ہے اور ہمارے بزرگوں کی تردید ہے۔

حسن اتفاق سے الحمدللہ! آج ہم اکٹھے ہیں آپ کے متعلق ایک افواہ کی وضاحت چاہتا ہوں کہ آپ فیصلہ ۱۹۶۲ء کے متعلق اپنا عقیدہ یہ رکھتے ہیں کہ: جس طرح ہم دوسرے شرعی امور کو ادلّہ اربعہ سے سمجھتے ہیں۔ فیصلہ ۱۹۶۲ء کو بھی اسی طرح سمجھیں گے۔ ادلّہ اربعہ کی روشنی میں فیصلہ ۱۹۶۲ء کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ عندالقبر صلوۃ و سلام سنتے ہیں، مگر بمشیۃ اللہ تعالیٰ خرقاً للعادۃ! غلام مرتضیٰ ولد غلام کبریٰ کا آپ سے انٹرویو بھی سامنے آیا ہوا ہے۔

مولانا قاری چن محمد صاحب: غلام مرتضیٰ سے میری ملاقات ہوئی ہے، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ بیان کیوں لکھا؟ اس نے جواب دیا: میں آپ کے پاس آؤں گا ابھی تک اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ میں بمشیۃ اللہ تعالیٰ سننے کا قائل ہوں عادۃً سننے کا قائل نہیں ہوں۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: بمشیۃ اللہ کی قید ۱۹۶۲ء کے فیصلہ میں نہیں آپ نے کیوں اضافہ کیا بمشیۃ اللہ کی قید تو خرقاً للعادۃ کے لئے لگائی جاتی ہے، ورنہ مشیت اللہ کے بغیر تو زندہ بھی نہیں سن سکتا۔ فیصلہ ۱۹۶۲ء میں ہے: ''سنتے ہیں تو کیا آپ عادۃً ہمیشہ سننے کے قائل نہیں ہیں؟

مولانا قاری چن محمد صاحب: میں آپ کو کیوں وضاحت دوں؟ اپنے ایمان پر آپ کو کیوں گواہ بناؤں؟ میں تمہیں اس قابل نہیں سمجھتا کہ اپنے ایمان پر گواہ بناؤں۔

(مولانا قاری چن محمد صاحب کے غصہ پر یہ سوال تشنہ ہی رہا)

مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب نے زور دیا کہ اب ضابطہ اخلاق طے کیا جائے۔

(مولانا قاری چن محمد صاحب نے اس پر زور دیا کہ ضابطہ اخلاق میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر ۱۹۶۲ء کے ساتھ جو تفاصیل ہیں ان کو بھی ضابطہ اخلاق کا حصہ بنا کر فریقین کو اس کا پابند کیا جائے)

اس اضافہ پر مولانا نثار احمد الحسینی صاحب نے یہ اعتراض کیا کہ ایک تو عقیدہ حیات النبی ﷺ کو عقیدہ کے عنوان سے لکھا جائے، مسئلہ کے عنوان سے نہ لکھا جائے۔ دوسرا اس فیصلہ کے بعد حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو تفاصیل بیان کیں ہیں ان کا تعلق اُس زمانہ کے حالات کے ساتھ ہے۔ اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

مولانا قاری چن محمد صاحب: آپ مولانا قاری محمد طیب صاحب کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے؟ آپ مولانا قاری محمد طیب صاحب کے فیصلہ سے بھاگ رہے ہیں۔ ہم تو تسلیم کرتے ہیں۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: ہم نے فیصلہ کو تسلیم کیا ہے اس سے انکار نہیں کرتے بات دوسری تفاصیل کی ہے جو کہ نہ فیصلہ کا متن ہیں نہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کی تحریر ہے، یہ ان کا وعظ ہے اور اس میں دو باتیں قابل غور ہیں: (۱) سید عنایت شاہ صاحب کے متعلق ان کا فیصلہ کہ وہ حیاۃ النبی ﷺ کے منکر نہیں اور (۲) کہ یہ مسئلہ کوئی اساسی مسئلہ نہیں۔

جہاں تک سید عنایت اللہ شاہ صاحب کا تعلق ہے ان کے متعلق حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ اُس وقت کے مطابق ہے۔ مولانا عبدالسلام صاحب (حضرو) نے مولانا سلیم اللہ خان صاحب کے نام خط میں لکھا ہے کہ: اس مسئلہ میں جب فریقین کی طرف سے تشدد ہوا، اور رفتہ رفتہ قائلین کی طرف سے شاہ صاحب کے بارے میں فتویٰ بازی شروع ہوئی تو شاہ صاحب کے مزاج میں بھی سخت آ گئی۔ (ص ۶)

جب کہ اس کے بعد کے حالات میں شاہ صاحب روح مبارکہ اور جسم مبارک کے تعلق کا انکار کرتے ہیں۔

اسی طرح حیات النبی ﷺ کو غیر اساسی مسئلہ کہنے کا مطلب اس عقیدہ کی ایک جہت روح مبارکہ کے جسم مبارک سے تعلق کی کیفیت کا اختلاف ہے نہ کہ جسم مبارک کی حیات کا۔ جسم مبارک کی حیات کا عقیدہ تو اساسی اور بنیادی عقائد میں ہے۔ مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں اور مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے ''مکتوب سلیم'' میں یہی لکھا ہے۔

اس لئے اگر آپ اس مجمل تحریر کے ذریعہ اپنے عندیہ کو کہ: ''یہ کوئی اساسی عقیدہ نہیں'' پر ہم سے دستخط لیتے ہیں تو ہم اس پر دستخط نہ کریں گے۔ ہم اکابر کی مجمل عبارات کو اکابر ہی کی مفصل عبارات سے سمجھیں گے۔

(اس پر حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کے مجمل یا مفصل ہونے یا اس کی وضاحت کے لئے کسی دوسری عبارت کے ہونے یا نہ ہونے کے لئے دارالعلوم دیوبند سے راہنمائی حاصل کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اس پر دستخط ہوئے مگر پھر مولانا نثار احمد الحسینی صاحب کی رائے پر اتفاق ہوا۔

مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ ۱۹۶۲ء کے عملی نفاذ کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں اور ان کا تعلق سید عنایت اللہ شاہ صاحب یا عقیدہ کی حیثیت سے نہیں فریقین اس پر عمل پیرا رہیں اس لئے ادارالعلوم دیوبند سے وضاحت کرانے کے بجائے درج ذیل عبارت بطور ضابطہ اخلاق پر سب نے اتفاق کیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضابطہ اخلاق برائے مذہبی خدمات

اس پر یہ مجلس رات کے ڈیڑھ بجے مولانا نثار احمد الحسینی صاحب کی دعاء پر برخاست ہوئی، مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب نے خوشی میں نعرے لگوائے۔ مولانا ربانی صاحب ہی کی خواہش پر مولانا قاری چمن محمد صاحب اور مولانا نثار احمد الحسینی صاحب بغل گیر ہوئے، مگر یہاں ایک واقعہ نے خوشی کی اس کیفیت اور کئی گھنٹوں کی اس مجلس کو ناخوش گوار بنا دیا۔

<u>مولانا قاری چمن محمد صاحب:</u> مولانا قاری چمن محمد صاحب نے مولانا نثار احمد الحسینی صاحب سے بغل گیر ہونے کے بعد ان کے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: آپ اس کو صاف رکھیں تب سب ٹھیک ہوگا۔ اس پر مولانا نثار احمد الحسینی صاحب نے کہا: مولانا کئی گھنٹے ہم نے گفت وشنید کی، الحمدللہ! ایک نتیجہ پر پہنچے اور دستخط کئے۔ الحمدللہ ہمارا سینہ صاف ہے۔ نہ ہوتا تو یہ نتیجہ ہرگز نہ نکلتا۔ مگر آپ کو اب بھی ہم سے بدگمانی ہے تو یہ اتفاق کیسے ہوگا؟

<u>مولانا قاری چمن محمد صاحب:</u> فتویٰ بازی آپ نہ کریں گے۔

<u>مولانا نثار احمد الحسینی صاحب:</u> ہم نے فتویٰ بازی نہ کی ہے، نہ ان شاء اللہ کریں گے۔ ہاں! مسئلہ دائرہ اخلاق میں رہتے ہوئے بیان کریں گے۔

مولانا قاری چمن محمد صاحب: ہم بھی یہ بیان کرتے رہیں گے کہ حیلہ اسقاط دعاء بعد جنازہ بدعت ہے۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: ہم نے کب سنت کہا ہے ہم بھی مروجہ کو بدعت کہتے ہیں۔

مولانا قاری چمن محمد صاحب: ہم یہ بیان کریں گے کہ یہ فتوی جعلی ہے شیخ الحدیث صاحب کا نہیں ہے۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب: ہم یہ وضاحت کرتے رہیں گے کہ یہ فتوی حضرت شیخ الحدیث صاحب ہی کا ہے۔ہم نے الحمدللہ! شیخ الحدیث صاحب کا دفاع کیا ہے اور ان شاء اللہ کرتے رہیں گے۔اس گفتگو نے مجلس کی خوشی کو مکدر کردیا اور رات گئے تک اتحاد واتفاق کے لئے ہونے والی اتنی محنت کے باوجود ناخوش گوار جذبات پر مجلس ختم ہوئی۔

۲۸رستمبر ۲۰۱۱ءکو''بھودی'' میں طے ہونے والے''ضابطہ اخلاق'' سے امید تھی کہ اس کے بعد اتحاد واتفاق کی راہ ہموار ہوگی، مگر اس کے صرف اٹھارہ دن بعد ۱۶راکتوبر ۲۰۱۱ءکو مدرسہ اشاعت القرآن حضرو میں اتحاد بین المسلمین کے عنوان سے علاقہ چھچھ کے علما کا اجتماع بلایا گیا جس میں علاقہ کے اکابر کے سامنے مولانا عبدالسلام صاحب (حضرو) کے ایماء پر مولانا عبدالخالق صاحب نے مولانا نثار احمد الحسینی صاحب پر انہی جھوٹے الزامات کو دہرایا جن کی وہ مذاکرہ بھودی میں تردید کرچکے تھے۔مولانا قاری چمن محمد صاحب نے ان الزامات کے غلط ہونے کو تسلیم کرکے اپنے قلم سے اسے لکھ چکے تھے۔

نیز مولانا عبدالخالق صاحب نے احقر پر بھی جھوٹا الزام لگایا کہ مفتی عبدالقادر صاحب اپنے اشتہار سے معذرت کرچکے ہیں۔حالانکہ احقر نے حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ کے دفاع اور مولانا نثار احمد الحسینی صاحب دامت برکاتہم کی تائید میں اپنے اشتہار سے کوئی برأت نہیں کی۔احقر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے اس اشتہار اور اس میں پیش کردہ موقف پر قائم ہے اور میں اس اشتہار کے حرف حرف کا ذمہ دار ہوں۔

۱۶راکتوبر ۲۰۱۱ءکو''اتحاد بین المسلمین'' کے عنوان سے''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' کے اس حلقہ نے حسب عادت خود اس ضابطہ اخلاق کو پامال کیا اور علاقہ کے علماء کو اس کا تماشائی بنایا۔روزنامہ''شالیمار'' نے بھی اس سفید پوش مجلس سے متاثر ہوکر اسے زینت بخشی، مگر صحیح حالات سے باخبر ہونے پر دوسرے دن ہی اس کی تردید شائع کردی۔دونوں اخباری خبریں ملاحظہ ہوں:

حافظ نثار احمد الحسینی

28 ... 2011

روزنامہ شالیمار

Email: shalimarpk@gmail.com

ABC Certified

ماہنامہ "تعلیم القرآن" راولپنڈی جلد نمبر ۵۰ شمارہ نمبر ۸،۷ بابت شعبان، رمضان ۱۴۳۱ھ جولائی، اگست ۲۰۱۰ء صفحہ نمبر ۱۹ کا عکس جس میں مولانا عبد السلام صاحب (حضرو) نے استاذ المحدثین، شیخ الحدیث، حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز امام الموحدین حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کو بدعتی قرار دیا

19

بیعت کی تھی اور حضرتؒ بھی تفسیر میں مولانا حسین علیؒ کے تلمیذ رشید ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا محمد صاحبؒ نے حضرت لاہوریؒ سے بھی بیعت کی تھی۔

1967ء میں شیخ القرآنؒ عمرہ کیلئے تشریف لے گئے ان کے پیچھے ان کے ایک عزیز فوت ہو گئے ہم دونوں حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں اس مرحوم کا جنازہ پڑھوانے کیلئے حاضر ہوئے

ہم نے مشورہ کیا کہ حضرت شیخ الحدیث جو جنازہ کے بعد دعا بھی فرماتے ہیں اور حیلہ اسقاط میں بھی بیٹھتے ہیں۔ حضرت کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے ہم ان دونوں بدعات سے حضرت کو کیسے روکیں گے جنازہ سے قبل مولانا محمد صاحبؒ نے عرض کی حضرت آپ ہمارے بزرگ ہیں اگر آپ نے جنازہ کے بعد دعا فرمائی تو لوگ مدرسہ بند کر دیں گے ہمیں نکال دیں گے۔ اس پر حضرت نے فرمایا میں اسے ضروری نہیں سمجھتا پھر ہم نے عرض کی آپ حیلہ اسقاط بھی نہ کریں اس پر فرمایا میں صرف طالب علموں کیلئے کہ لوگ انہیں کچھ خیرات دے دیتے ہیں، حیلہ کرتا ہوں اگر مجھے وارثوں نے نہ کہا تو میں یہ بھی نہیں کروں گا ہم نے عرض کی ورثا آپ کو نہیں کہیں گے۔ جنازہ کے بعد حضرت نے نہ دعا کی نہ حیلہ اسقاط کیا۔ جب شیخ القرآنؒ عمرہ سے واپس آئے تو ہم دونوں کو دعائیں دیں کہ آپ نے حضرت کو ناراض کئے بغیر دعا بعد جنازہ حیلہ اسقاط نہیں ہونے دیا۔ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدینؒ نے مشکوۃ کے اوپر بعض مقامات پر حواشی لکھے ہیں اور ان کے حاشیہ پر ملاعلی قاریؒ کا کہ جنازہ کے بعد دعا نہ کرے، یہ قول درج ہے ہم دونوں جب حضرت کی خدمت میں غور غشتی حاضر ہوتے تو حضرت شیخ القرآنؒ کا ضرور پوچھتے اور پیر بھائی ہونے کی وجہ سے حضرت کا قریبی تعلق شیخ القرآنؒ سے اور حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے تا وفات رہا ہے اور اسی وجہ سے مسئلہ حیات النبی ﷺ کے بارے میں جب فریقین صلح کیلئے لاہور حضرت لاہوریؒ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت غور غشتویؒ حضرت شیخ القرآنؒ کے ساتھ لاہور گئے تھے۔

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب کو حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی رحمۃ اللہ کا دفاع کرنے پر مورد الزام ٹھہرایا گیا اور حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو بدعتی کہنے والوں کو ہیرو بنا دیا گیا۔

؏ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضابطہ اخلاق برائے مذہبی خدمات

مابین مولانا نثار احمد الحسینی صاحب و خلفاء مولانا قاری چمن محمد صاحب و خلفاء بتاریخ ۲۸ ستمبر ۲۰۱۱ء بمقام بہودی تحصیل حضرو ضلع اٹک

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

دستخط:

(۱) مولانا قاری چمن محمد صاحب (۲) مولانا نثار احمد الحسینی صاحب

(۳) مولانا [illegible] صاحب (۴) مولانا مفتی عبدالقادر صاحب

(۵) مولانا مفتی عبدالحفیظ صاحب (۶) مولانا مفتی محمد ادریس ثاقب صاحب [illegible]

(۷) مولانا [illegible] صاحب

مولانا نثار احمد الحسینی صاحب کی مولانا چمن محمد صاحب اور ان کے رفقاء کے بارے میں رائے (بقلم مولانا نثار احمد الحسینی صاحب)

[illegible]

مولانا چمن محمد صاحب کی مولانا نثار احمد الحسینی صاحب اور ان کے رفقاء کے بارے میں رائے (بقلم مولانا چمن محمد صاحب)

[illegible]